اپنی پوری زکوٰۃ ادا کرنا شروع کردیں تو یہ رقم بہت زیادہ ہو جائے گی ۔

۳۱۔ زکوٰۃ کے معاشرتی اقتصادی اثرات مستحق افراد کو دی گئی ان رقوم کی تفصیلات سے معلوم ہو سکتے ہیں جو یا تو لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے ذریعہ بلا واسطہ ادا کی گئیں یا دینی مدارس، پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں یا ہسپتالوں وغیرہ میں خرچ کی گئیں زکوٰۃ کے نفاذ کے پہلے سال میں دس لاکھ مستحقین کو لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں نے براہِ راست ادائیگی کی اور اسی عرصہ میں ایک لاکھ تیس ہزار افراد کو اداروں کے توسط سے امداد دی گئی۔ اس کے علاوہ پانچ ہزار سے زائد افراد کو مالی اور مادی امداد فراہم کی گئی تاکہ وہ چھوٹا موٹا کاروبار شروع کرکے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو سکیں۔ تقریباً چار ہزار بیواؤں میں سلائی کی مشینیں تقسیم کی گئیں اور پانچ سو مستحق یتیم بچیوں کے جہیز اور شادی کے اخراجات کے سلسلے میں مدد کی گئی ۔

۳۲۔ اس بات کی اہمیت کو محسوس کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے مستحقین کو کوئی ہنر یا پیشہ سکھا کر منافع بخش روزگار حاصل کرنے کے قابل بنانا ایک پسندیدہ امر ہے۔ اس بات کی اہمیت کو بھی محسوس کیا گیا ہے کہ اگر ان رقوم کو ہنر اور پیشے سکھانے والے اداروں کے ذریعے استعمال کیا جائے تو اُن کی مقصدیت بڑھ جائے گی۔ اس مقصد کے لئے مرکزی حکومت نے ایک قومی زکوٰۃ فاؤنڈیشن قائم کی ہے جس کے لئے شروع میں دس کروڑ روپے کی گرانٹ مختص کی گئی ہے یہ فاؤنڈیشن نئے ادارے قائم کرنے کے علاوہ اُن موجودہ اداروں کی بھی مدد کرے گی جو مستحقین زکوٰۃ کی خدمت کا فریضہ انجام دیتے ہیں یہ فاؤنڈیشن ان اداروں کے ایسے اخراجات پورے کرے گی جن پر از روئے شریعت زکوٰۃ کی رقم صرف نہیں کی جا سکتی تاہم جو اخراجات زکوٰۃ کی رقوم سے پورے کئے جا سکتے ہیں۔ ان پر زکوٰۃ ہی کی رقم خرچ کی جائے گی۔

۳۳۔ یہ بات بھی محسوس کی گئی ہے کہ گداگری کے انسداد میں زکوٰۃ اپنا مناسب کردار ادا کرسکتی ہے اور اسے کرنا بھی چاہیئے۔ وہ مستحقین زکوٰۃ جو زیادتی عمر یا کسی دوسرے عارضے کی وجہ سے کوئی منافع بخش کام نہیں سیکھ سکتے۔ ان کو زکوٰۃ کی رقم سے ضروری مدد فراہم کی جائے گی۔ جو لوگ کوئی منافع بخش پیشہ سیکھ سکتے ہیں لیکن ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ ان سے انسداد گداگری کے قانون کے تحت جو اس وقت وضع ہو رہا ہے۔ سختی کے ساتھ نمٹا جائے گا۔

۳۴۔ پاکستان میں زکوٰۃ کے نفاذ کا ایک سال کامیابی کے ساتھ مکمل ہو چکا ہے اور دوسرا شروع ہے۔ لوگوں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی خواہش زکوٰۃ کو بطور ایک ادارہ اور اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لئے ایک ریاستی حکمتِ عملی کے گہری تقویت پہنچائے گی ۔ (ترجمہ محمد نعیم)

جامعہ اسلامیہ

۱ مقاصد

اسلامک یونیورسٹی (جامعہ اسلامیہ) آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی نظری اور فلسفیانہ بنیادوں کی روشنی میں جامعہ اسلامیہ کے مندرجہ ذیل مقاصد قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ علوم اسلامیہ، انسانی، عمرانی اور تجرباتی علوم کی تعلیم اور مناسب تربیت فراہم کرنا۔

۲۔ اُمت اسلامیہ کو پیش آنے والے معاصر مسائل و مشکلات کے اسلامی حل کے لئے تحقیقی کام کا آغاز اور فروغ اور جدید تحقیق کی توضیح و تشریح اور اس سلسلہ میں مخصوص موضوعات پر علمی و عملی تربیت کا انتظام کرنا۔

۳۔ علماء، بیرون ملک کے اساتذہ، اور محققین کے لئے مشاورت، تحقیق، اور تبادلہ خیالات کے مناسب مواقع فراہم کرنا۔

۴۔ اسلامی شخصیت کی نشوونما کے لئے طریقے اور وسائل وضع کرنا اور اساتذہ، اراکین عملہ اور طلباء میں مثالی اسلامی اطوار و اخلاق، اسلامی اقدار اور اسلامی اخوت کی ترویج کرنا۔

۵۔ جامعہ اسلامیہ کے مختلف شعبوں میں درس و تدریس اور تحقیقی کام کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے علمی مواد اور نتائج تحقیق کو مناسب طور پر نشر و طبع کرانے کے ضروری انتظامات کرنا۔

۲۔ خصوصی خدوخال

جامعہ اسلامیہ مسلمان علماء کی اس نیک خواہش اور تمنا کا مظہر ہے کہ جغرافیائی حدود سے بے نیاز ہو کر ساری اُمت مسلمہ کے لئے ایک منفرد جامعہ قائم کی جائے۔ اس کا مستقر گو پاکستان ہے مگر یہ ساری اُمت مسلمہ کی خدمت کی ذمہ دار ہے۔ یہ اپنی قسم کی پہلی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ہے۔ اس کا بین الاقوامی

کردار نہ صرف اساتذہ بلکہ طالب علموں میں بھی نمایاں ہوگا۔ ہمیں امید واثق ہے کہ اس یونیورسٹی کی حکمت و دانش اس یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلباء کے ذریعے ساری دنیا میں ضیا بار ہوگی۔

یونیورسٹی کے تعلیمی اور تربیتی پروگرام وضع کرتے وقت اس بات کا خاص لحاظ رکھا جائے گا کہ یہاں ایسے راسخ العقیدہ مرد و زن تربیت پائیں کہ وہ اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل کے حل میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔

یونیورسٹی میں اسلامی تعلیمات کے پیش نظر طالبات کے لئے علیحدہ سیکشن قائم کیا گیا ہے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ مستقبل میں طالبات کا سیکشن مزید ترقی کر کے وسعت اختیار کرے گا اور ہماری طالبات اسلامی علوم میں تخصص حاصل کر سکیں گی۔ یونیورسٹی کا یہ اقدام اور اعلیٰ سطح پر غیر مخلوط تعلیم ملک میں اسلامیت کے قیام کے سلسلہ میں ایک انتہائی اہم سنگ میل ہے۔

یونیورسٹی کے نصاب میں یہ سعی کی گئی ہے کہ روایتی دینی تعلیم کو جدید تحقیقات اکتشافات اور علوم کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے اور اس عمل میں کتاب و سنت پر مبنی اسلامی عقائد کسوٹی کا کام کریں۔

۳۔ زیر کار منصوبے

مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے یونیورسٹی نے تعلیم، پیشہ وارانہ تربیت، تحقیق اور معاشرے اور قوم کی بہتری کے لئے اسلامی رہنمائی کے مختلف پروگراموں کا آغاز کر دیا ہے۔ ان پروگراموں کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ پیشہ ورانہ تعلیم

۲۔ پیشہ ورانہ تربیت

۳۔ اسلامی تحقیق

۴۔ معاشرے میں اسلامی شعور کی ترویج

(۱) تعلیمی پروگرام

جامعہ اسلامیہ کے موجودہ تعلیمی پروگرام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شریعت وقانون متداول

۲۔ دعوت واصولِ دین

۳۔ عمرانی علوم (فی الحال) اقتصادیات

ہم یقین رکھتے ہیں کہ نفاذ اسلام کا عمل اس وقت تک مؤثر طور پر ظہور پذیر نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسب تربیت کے ذریعہ ایسے افراد تیار نہ کیے جائیں جو اسلام سے پوری وابستگی رکھتے ہوں، مسائل کے اسلامی حل کو نافذالعمل کرنے کے اہل ہوں، اسلامی اصولوں پر پورا پورا عبور رکھتے ہوں اور ان اصولوں کی روشنی میں مسائل زندگی کا حل معلوم کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جامعہ اسلامیہ نے فی الحال مندرجہ ذیل نصابی پروگرام شروع کیے ہیں۔

۱۔ بی اے آنرز، ایل ایل بی، ایل ایل ایم شریعہ

۲۔ بی اے آنرز، ایم اے دعوۃ واصول الدین

۳۔ بی اے آنرز اسلامی اقتصادیات

ہمیں اُمید ہے کہ ہمارے فارغ التحصیل طالب علم اسلامی علوم سے آگاہی، عربی اور انگریزی زبانوں پر عبور اور عمرانی علوم سے متعلق جدید اکتشافات سے متعارف اور معاشرتی مسائل اور ان کے حل کے وسائل سے آگاہ ہونے کے باعث مسائل کے اسلامی حل نافذالعمل کرنے میں دوسروں کی نسبت بدرجہ اتم اہل ثابت ہوں گے اور اس علمی تناظر کے پیش نظر ان کا تعلیمی، انتظامی اور تحقیقی شعبوں میں تقرر کیا جا سکے گا۔

(ب) پیشہ ورانہ تربیت

ظاہر ہے یہ کام کرنے کے اہل اشخاص ایک دم تیار کرنا ممکن نہیں۔ ابھی یونیورسٹی نشوونما کے ابتدائی مراحل طے کر رہی ہے۔ البتہ چند سالوں میں جب یہاں کے طالب علم اپنے نصاب کی تکمیل کر لیں گے تو انہیں مختلف ذمہ داریاں سونپنا ممکن ہوگا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ معاشرے میں موجود پیشہ ور افراد کی تربیت نو کے لئے مختصر مدت کے تربیتی پروگرام وضع کیے جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے

اور خاص طور پر قوانین کو اسلامی بنانے کے لئے جامعہ اسلامیہ ہر سہ ماہی کے دوران شریعت اور قانونی پیشہ کے لئے تربیتی کورس کا اہتمام کرتی ہے جس میں جج صاحبان (ضلعی عدالتوں کے جج) سرکاری افسر اور قانون کے نفاذ کے ذمہ دار عمال حصہ لیتے ہیں

ہمیں امید ہے کہ جلد ہی اماموں۔ قاریوں اور اسلامیات کے اساتذہ کی جو دوسری پاکستانی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں مصروف خدمت ہیں تربیت کے لئے ایسے ہی پروگرام وضع کئے جائینگے

اب تک ضلعی عدالتوں کے ججوں۔ سرکاری ملازموں اور پولیس کے حکام کے لئے پانچ تربیتی پروگرام پیش کئے جا چکے ہیں

(ج) اسلامی تحقیق

ہماری کوشش ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی میں تحقیق و اشاعت کو ایک نئی نہج اور اس کے دائرہ تحقیق کو نئی وسعت دی جائے۔ روائتی مشرقی انداز تحقیق کی بجائے اُمت مسلمہ بلکہ بنی نوع انسان کو درپیش ہمعصر مسائل کو موضوع تحقیق بنایا جائے اور ان مسائل کے حل پیش کئے جائیں۔ جامعہ اسلامیہ کے شعبہ اقتصادیات میں اقتصادیات اسلامی پر تحقیقی کام شروع ہو چکا ہے اور ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کے اشتراک عمل سے ایک کتاب بعنوان "مسائل کا جائزہ اور اقتصادیات اسلامی زر و مالیات پر تحقیقی پروگرام" شائع ہو چکی ہے۔ اس شعبے کے تحقیقی کام کو معاشرے کی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے بین الاقوامی مذاکرے اور اسلامی اقتصادی کانفرنس کے لئے متعدد جلدوں میں مضامین اور تحقیقی مقالے تیار کئے گئے ہیں۔ یہ کانفرنس مارچ ۱۹۸۳ء میں اسلام آباد میں منعقد کرائی گئی ہے۔

(د) معاشرے میں اسلامی شعور کی ترویج

جامعہ اسلامیہ کو معاشرے میں اسلامی شعور پیدا کرنے کے لئے ایک خاص کردار ادا کرنا ہے۔ اسلامی طرز فکر کو تیز تر کرنے کے لئے ہم نے مندرجہ ذیل پروگرام وضع کیا ہے۔

۱۔ مفاد ملت کے لئے توسیعی تقاریر

جامعہ کے اساتذہ اور بیرونی علما کے تعاون سے ماہانہ تقاریر کا ایک سلسلہ جاری ہے جس کا انتظام جامعہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ ان تقاریر میں مخصوص اور مربوط اسلامی عنوانات کو موضوع سخن بنایا جاتا ہے چند مجوزہ عنوانات درج ذیل ہیں۔

(i)۔ معاشرتی انقلاب میں اسلام کا کردار۔

(ii)۔ اسلام اور اقتصادی ترقی۔ اسلامی اقتصادی ماڈل کے خدوخال۔

(iii)۔ اسلامی معاشرتی نظام میں مرد وعورت کا کردار۔

(iv)۔ ہمعصر تاریخ میں اسلام اور قومی آزادی کی تحریکیں۔

(v)۔ اسلامی معاشرتی نظام کے اصول۔

(vi)۔ قوانین کی اسلامی تشکیل مسائل اور ممکنہ حل۔

(vii)۔ ہمعصر سیاسی نظام میں شوریٰ اور اس کی ترویج وترقی۔

(viii)۔ اسلامی نفسیات کیوں اور کیسے؟

(iv)۔ اسلام اور ریاست۔ اسلامی نظام کے لئے متبادل سیاسی نظریے۔

(x)۔ اسلامی قانون، روایت اور انقلاب۔

(xi)۔ موجودہ معاشرتی قباحتوں۔ عائلی مسائل بے راہ روی۔ جرائم اور معاشرتی عدم مساوات کے لئے اسلامی حل۔

(xii)۔ اسلام میں تصوف کا مقام۔

(xiii)۔ اسلام اور معاشرتی رسم ورواج وروایات۔

(xiv)۔ اسلامی معاشرتی اخلاق۔

(xv)۔ بنکاری کی اسلامی تشکیل نو۔

ہم نے جمعہ کی مقصدیت کو پیش نظر رکھ کر ایک نیا تصور پیش کیا ہے۔ ہم اپنے اساتذہ میں کسی ایک کو خطبہ جمعہ دینے کی دعوت دیتے ہیں جس کا مضمون ہمارے کسی قومی مسئلے سے متعلق ہوتا ہے۔ مضمون خطبہ کو اخبارات کے ذریعے پہلے سے مشتہر کر دیا جاتا ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ پر بحث ہوتی ہے۔ نمازیوں کو متعلقہ سوالات پوچھنے اور بحث میں حصہ لینے کا موقعہ ملتا ہے جو ان کے اسلامی علم اور ترقی شعور میں ممد ہوتا ہے۔

۳۔ ممتاز علماء کی تقاریر

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے تعاون سے جامعہ نے تقاریر کا ایک سلسلہ ترتیب دیا ہے جس میں عالم اسلام کے ممتاز مسلمان عالم حصہ لیتے ہیں۔ اس سلسلہ کا آغاز جامعہ ازہر اور جامعہ قاہرہ کے سربراہوں کے دورے سے فروری ۱۹۸۳ء میں شروع ہو چکا ہے۔ شام کے ایک معروف عالم نے بھی فروری ۱۹۸۳ء میں بعض اہم علمی موضوعات پر لیکچر دیئے۔

۴۔ عوام سے رابطہ

عوام سے رابطہ قائم کرنے اور دینی مدارس کے فارغ التحصیل علماء اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے درمیان حائل تفاوت اور فاصلہ کم کرنے کے لئے ایک مجلس مشاورت قائم کی گئی ہے جس میں پاکستان کے ممتاز علماء بحیثیت رکن شامل ہیں۔ امید ہے کہ اس مجلس سے جامعہ اسلامیہ کو متعلقہ معاملات میں علماء کی رہنمائی حاصل ہو گی اور یہ مجلس جامعہ اور علمائے اسلام کے مابین ایک مسلسل رابطے کا فریضہ انجام دے گی۔

۵۔ علمی اُمور میں مشاورتی خدمت

جامعہ اسلامیہ علمی امور میں تمام دیگر ملکی و بیرونی اداروں کے لئے مشاورتی خدمت سرانجام دیتی ہے۔ حال ہی میں انڈونیشیا میں ادارۂ مطالعات اسلامی اور قبرص میں انسٹی ٹیوٹ بینکنگ کے قیام میں تعاون و مشورہ مہیا کیا گیا ہے۔